سوال

(340) رخصتی سے قبل منکوحہ کا حصہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی نے کسی عورت سے نکاح کیا لیکن رخصتی نہیں ہوئی تھی اب وہ وفات پا چکا ہے کیا منکوحہ اس کے ترکہ کی حقدار ہے؟ اگر ہے تو کس قدر؟ نیز اس کے پس ماندگان میں سے دو حقیقی بہنیں اور ایک چچازاد بھائی ہے، ان کے علاوہ اس کی پھوپھی بھی زندہ ہے۔ ایسے حالات میں اس کی جائیداد کیسے تقسیم ہوگی؟ کتاب وسنت کے مطابق فتویٰ دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب عورت سے نکاح ہو جائے تو وہ اس کی بیوی بن جاتی ہے خواہ رخصتی عمل میں نہ آئے، رخصتی کا نہ ہونا مہر وغیرہ پر اثرانداز ہوتا ہے، البتہ وراثت میں وہ پوری حقدار ہے۔ اگرچہ وہ عقد ثانی بھی کر لے، اگر مرنے والے کی اولاد نہیں ہے تو منکوحہ کو چوتھا حصہ ملے گا، سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لاولد ہی فوت ہوا ہے۔ مرحوم کے منقولہ اور غیر منقولہ ترکہ کی تقسیم حسب ذیل تفصیل کے مطابق ہوگی۔

منکوحہ غیر مدخولہ کو چوتھا حصہ دیا جائے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ [1]

''اگر تمہاری اولاد نہ ہو تو بیویوں کے لیے چوتھا حصہ ہے۔''

دو حقیقی بہنوں کو دو تہائی دیا جائے گا، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَإِن كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ ۚ [2]

''اگر بہنیں دو ہوں تو انہیں ترکہ سے دو تہائی ملے گا۔''

مقررہ حصے لینے والوں کے حصص نکال کر جو باقی بچے وہ چچازاد بھائی کا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''مقررہ حصے لینے والوں کو ان کا حق دے دو اور جو باقی بچے وہ میت کے قریبی مذکر رشتہ دار کا ہے۔ [3]

سہولت کے پیش نظر مرحوم کی جائیداد کو بارہ حصوں میں تقسیم کرلیا جائے، ان میں ۱/۴ یعنی تین حصے منکوحہ غیر مدخولہ کے ہیں اور ۲/۳ یعنی آٹھ حصے دونوں حقیقی بہنوں کو دیئے جائیں وہ انہیں برابر برابر تقسیم کرلیں گی، پھر ایک حصہ جو باقی بچا ہے وہ میت کے چچازاد بھائی کا حق ہے، میت کی پھوپھی وارثت سے محروم ہے، اسے کچھ نہیں ملے گا۔ (واللہ اعلم)

---

[1]۴/النساء: ۱۲۔

[2]۴/النساء: ۱۷۶۔

[3] صحیح بخاری، الفرائض: ۶۷۳۲۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:295

محدث فتویٰ